نے پکایا تھا ایک بڑے تھال میں چاول اور اس پر مرغ مسلم۔

چھ بجے ہمیں دار فیحاء جانا تھا تا کہ ہم تفسیر نور العرفان کا تخمینہ طباعت حاصل کر سکیں ۔ہم گئے اور یہ تخمینہ سات بجے ہمیں مل گیا۔

شیخ حسام نے زور دیا تھا کہ واپس مغرب تک آجایئے گا تو وہ ہمیں ایک ولی اللہ (شیخ عبد الھادی) سے ملوانے لے جائیں گے۔

چنانچہ مغرب بعد ہم شیخ کے گھر واقع فلسطین (محلہ) گئے اور ان کے ساتھ نماز عشاء ادا کی کھانا کھایا اور واپس آگئے۔اس علاقہ میں خاصی کشیدگی محسوس ہو رہی تھی معلوم ہوا کہ فلسطینیوں کی ایک بڑی تعداد یہاں ۱۹۴۶ سے آباد ہے اور کل چونکہ فلسطین کے لیڈر شیخ یسین کے بیٹے ڈاکٹر رنتینی کو شہید کر دیا گیا ہے اس لیے اس علاقہ میں آج سوگ اور تعزیت کا پروگرام ہے جس میں سر کاری مہمان وزراء وغیرہ آئے ہوئے ہیں۔

یہاں سے واپس اپنے ہوٹل پہنچ کر اللہ کا شکر ادا کیا کہ دن مصروف اور بخیریت گزر گیا ۔سونے سے قبل طے کرلیا کہ صبح انشاء اللہ حلب جانا ہے۔ (...... جاری ہے ......)

جناب ثاقب اکبر کی کتاب

امت اسلامیہ کی شیرازہ بندی

شائع ہوچکی ہے

جس کے بعض عنوانات حسب ذیل ہیں۔

پاکستان میں فرقہ واریت کے اسباب ،اتحاد اسلامی کی ضرورت ،صورت اور تدبیر،

اتحاد امت مختلف مسالک کی رائے میں ،اتحاد امت کے لئے چند عالمی اقدامات

دینی مدارس کے نصاب میں اشتراک کی صورت اور ضرورت

ملنے کا پتا: البصیرۃ ۔992 اسٹریٹ 76.جی نائن تھری اسلام آباد

☆ حجر: بچپن یا غلامی یا جنون کی وجہ سے قولی تصرف سے منع کرنا ☆

توہین عدالت اور اسلام

محفوظ احمد منہاس

انسان کی معاشرتی زندگی میں عدلیہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیے ہر نظام حیات اور قانون زندگی میں خواہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی عدلیہ کو نہ صرف نمایاں مقام حاصل ہے بلکہ ملکی نظام حکومت کے تین بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن قرار دیا جاتا ہے۔ نیز معاشرتی امن و سکون اور صلح و آشتی کے قیام میں عدلیہ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

عدلیہ (قضاء) کی اسی اہمیت کے پیش نظر دین اسلام میں اس کی اہمیت اور اس کے واضح اصولوں کو روشناس کرایا گیا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے قضا کی اہمیت وفوائد بیان فرمائے کتب احادیث میں محدثین نے قضاء سے متعلق باقاعدہ ابواب قائم کئے جن میں حضور اکرم ﷺ کے بہت سے ارشادات منقول ہیں فقہاء کرام نے بھی کتب فقہ میں احکام القضاء کے حوالے سے متعدد ابواب وفصول قائم کیں جن میں قضاء کے متعلق تفصیلی احکامات بیان کئے۔

زیر نظر مقالہ ,,توہین عدالت اور اسلام ,,میں ان پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے گا۔

۱۔ توہین عدالت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم۔

۲۔ اسلام میں منصب قضاء اور قاضی کی اہمیت۔

۳۔ قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور کتب فقہ کی روشنی میں توہین عدالت۔

۴۔ توہین عدالت اور مروجہ قانون۔

ان پہلوؤں کو زیر بحث لانے سے اسلام میں توہین عدالت کی اہمیت، حیثیت اور دیگر کئی پہلوؤں کی کافی حد تک وضاحت ہو جائے گی۔

اہانت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

اہانت کا لفظ ھ و ن سے مشتق ہے ہون کو ھ پر زبر اور پیش دونوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لسان العرب میں ہے۔

ہون بمعنی خزی (ذلت) استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے: رجل فیہ مھانتہ ای ذل و

☆ خیار شرط: کسی چیز کو خریدتے وقت لینے یا نہ لینے کا اختیار رکھنا ☆

ضعف۔(۱) آدمی میں مہانتہ ہے یعنی وہ ذلیل اور کمزور ہوا۔

قاموس المحیط میں ہے ہون کا معنی سکینتہ، وقار اور حقیر ہے۔(۲) اسی سے لفظ مہانتہ ہے جس کا معنی حقارت ہے۔(۳)

امام راغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) نے مفردات میں لکھا ہے۔

''الھوان علی وجھین احد ھما تذلل الا نسان فی نفسه مما لا یلحق به لخضاضة فیمد ح به''۔(۴)

ہوان کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے:

اول: انسان کا کسی ایسے موقعہ پر نرمی کا اظہار کرنا جس میں اس کی حقارت نہ ہو۔ یہ قابل ستائش ہے جیسے سورۃ فرقان میں ہے۔

عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا۔(۵)

''رحمٰن کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر تواضع ونرمی سے چلتے ہیں۔

مسند امام احمد میں بھی ایک روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

حرم علی اھل النا ر کل ھین لین۔(۶)

امام راغب نے مزید لکھا:

و الثانی ان یکون من جھته متسلط مستخف به فیذمه به۔(۷)

یعنی ہون کا دوسرا معنی ذلت اور رسوائی ہوتا ہے یعنی ایک انسان کا دوسرے پر متسلط ہو کر حقیر کرنا۔

یہ قابل مذمت ہے جیسے قرآن پاک میں ہے۔

الیوم تجزون عذا ب الھون۔(۸)

یعنی آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جاتا ہے۔

سورۃ فصلت میں ہے۔

فا خذتھم صاعقة العذاب الھون۔(۹)

پس کڑک نے ان کو پکڑا اور وہ ذلت کا عذاب تھا۔

☆ ربوا: عقد کے وقت جو زیادتی مال کو مال کے بدلنے سے بلاعوض حاصل ہو ☆

ایک اور مقام پر ہے:

وللکافرین عذاب مهین۔(۱۰)

اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

سورۃ حج میں ہے:

ومن یهن الله فماله من مکرم۔(۱۱)

جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں۔

ابن اثیر (م ۶۰۶ھ) نے ہون کا معنی رفق اور نرم بھی تحریر کیا ہے۔(۱۲) خلاصہ یہ کہ عربی لغت میں اہانت کا لفظ ذلت، تحقیر، تواضع اور نرمی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

توہین عدالت کی باقاعدہ اصطلاحی تعریف کتب شرعیہ میں نہیں ملتی البتہ کتب فقہ میں آداب القضاء کے ابواب میں چند ایسی جزئیات ملتی ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ

جو شخص قاضی اور عدالت کی عزت و احترام اور اس کے آداب کے خلاف کوئی الفاظ استعمال کرتا ہے یا ایسا کوئی فعل سرانجام دیتا ہے جو قاضی اور عدالت کی اہانت کا باعث ہو تو وہ توہین عدالت قرار پائے گا۔

نیز اس بنا پر قاضی مجرم کو سزا بھی دے سکتا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں ان معاملات کا ذکر کیا ہے جنہیں توہین عدالت قرار دیا جا سکتا ہے۔

Some of the contempts may arise in the face of the Court, as by rude and contemptuous behaviour, by obstinacy perverseness or prevarication, by breach of the peace or any disterd disturbance whatever' others in the absence of the party as by disobeying or treating with disrespect the kings writ or the rules or precess of the Court, by perverting such writ or process to the purpose of private malice, extortion or injustice by speaking or writing contemptuously of the Court or Jude acting in their judicial capacity by

printing false accounts or even true ones, without proper permission, of causes then pening in judgment and by any thing.(13)

بعض توہین عدالت کے معاملات عین بوقت عدالت رونما ہوتے ہیں جیسا کہ گستاخانہ، متنفرانہ رویہ ضد اور اصرار، نیز جان بوجھ کر شور وغوغا پیدا کرنا، علاوہ ازیں کسی فریق کا عدالت سے غیر حاضری اور عدالتی حکم عدولی کرنا یا عدالتی کاروائی کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنا وغیرہ۔ مزید یہ کہ عدالتی کاروائی کو ذاتی تعصب قرار دینا یا اسے مسخ کر کے ذاتیات کا رنگ دینا یا عدالت یا کسی جج کے بارے میں نفرت انگیز تحریریں لکھنا یا جھوٹی کہانیاں گھڑ کے پیش کرنا بلکہ اگر یہ سب کچھ مبنی برصداقت بھی ہو تو بھی عدالت کی اجازت کے بغیر جب تک معاملہ زیر سماعت ہو شائع کرنا توہین عدالت کے زمرے میں آئے گا۔

اس فیصلے میں مزید یہ بیان کیا گیا ہے کہ توہین عدالت کا ارتکاب درج ذیل انداز سے ہوسکتا ہے۔

The contempt of Court may be committed by (1) Scandalizing the Court iteself. (2) Abusing parties who are concerned in the causes in presence of Court. (3) Prejudicing the public against persons before the cause is heard. (13)

۱۔ عدالت کو بذات خود مورد الزام ٹھہرا کر۔

۲۔ عدالت اور عدالتی کاروائی کے دوران کسی بھی فریق کو جو عدالتی کاروائی سے منسلک ہو برا بھلا کہنا یا گالی گلوچ دینا۔

۳۔ سماعت سے پہلے متعلقہ لوگوں کے بارے عوام الناس میں متعصبانہ رویہ پیدا کرنا توہین عدالت ایکٹ ۱۹۷۶ء میں توہین عدالت کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

Whoever disobeys or disregards any order, direction or process of a Court, which he is legally bound ot obey; or commits a wilful breach of a valid undertaking given to a Court; orders anything which is intended to or tends to bring the authority of a court or the administration of law into disrespect or disrepute, or to interfere with or obstruct or

interrupt or prejudice the process of law or the due course of any judicial proceeding, or to lower the authority of a court or scandalize a judge in relation to his office, or to disturb the order or decorum of a court, is said to commit "contempt of court". (14)

جو کوئی کسی عدالتی حکم یا طریق کار کی جسے وہ قانوناً کرنے کا پابند ہو کی نافرمانی یا توہین کرے یا وہ عدالت کو دیے گئے جائز عہد کو جان بوجھ کر توڑے یا کوئی ایسا حکم دے جس کا مقصد یا رجحان عدالت کی حیثیت یا قانون کی عملداری کی توہین یا بدنامی یا مداخلت یا رکاوٹ یا قانونی طریق کار کو یا حصول انصاف کے عمومی عمل کو نقصان پہنچانا یا عدالت کی حیثیت کو کم کرنا یا کسی جج کو اس کے عہدے کے حوالے سے بدنام کرنا یا عدالت کے احترام اور لوازمات کو درہم برہم کرنا شامل ہو تو وہ توہین عدالت کا ارتکاب کہا جاتا ہے۔

جسٹس تنزیل الرحمٰن نے ''قانونی لغت'' میں توہین عدالت سے یہ مراد لیا ہے۔

''کوئی ایسا عمل کیا جائے یا تحریر شائع کی جائے جو کسی عدالت یا جج کی بحیثیت جج توہین کا باعث ہوسکتی ہو یا اس کی وقعت وعزت کو کم کرسکتی ہو یا دوران انصاف رسانی یا جائز کاروائی عدالت میں مزاحمت یا مداخلت کا باعث ہو تو وہ عمل یا تحریر باعث توہین عدالت ہے۔''

ان تمام تعریفات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عدالتی نظم ونسق کو بہتر انداز میں قائم رکھنے کے لیے ہر وہ قول وعمل توہین عدالت قرار پاتا ہے جو قاضی اور عدالت کے وقار کو کم کرے یا ان کی توہین کا باعث ہو۔

اسلام میں قضاء کی اہمیت

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے منصب قضاء کی اہمیت کئی مقامات پر بیان فرمائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۱۔ یاداؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق۔(۱۴)

☆ بیع مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے اندازا فروخت کرنا ☆

اے داؤد ہم نے آپ کو زمین پر خلیفہ (حاکم) بنایا ہے پس آپ لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو خصوصیت کے ساتھ عوام میں انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ سورۃ انبیاء پر آپ کے ایک فیصلے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔(۱۵)

اس طرح سورۃ حدید میں ہے:

۲۔ **لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معھم الکتاب و المیزان لیقوم الناس بالقسط۔(۱۶)**

ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا تا کہ لوگ عدل پر قائم ہوں۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ کو خصوصی حکم دینے کے بعد امت مسلمہ کو بھی قضاء کا حکم اس طرح دیا گیا۔

و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔(۱۷)

اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔

۴۔ سورۃ مائدہ میں ارشاد ربانی ہے:

ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلو ھو اقرب للتقوی۔(۱۸)

کسی خاص لوگوں کی عداوت تم کو لوگوں کے درمیان عدل کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔تم عدل کیا کرو کیونکہ یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

اسی طرح سورہ نحل میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان اللہ یامر بالعدل۔(۱۹)

بے شک اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے۔

ان آیات کریمہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قضاء وعدل کو قرآن مجید میں کتنی اہمیت سے بیان فرمایا ہے۔

قرآن پاک کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنی احادیث مبارکہ میں قضاء کی فضیلت واہمیت کے علاوہ آداب قاضی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن

☆ بیع سوم علی سوم وغیرہ: دوسرے شخص کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا۔(یہ ناجائز ہے) ☆

عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا:

۱۔ **ان المقسطین عند اللہ تعالیٰ علی منابر من نور علی یمین الرحمن۔(۲۰)**

بیشک انصاف کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس دائیں طرف نور کے منبروں پر بیٹھیں گے۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ نے فرمایا:

لعدل العامل فی رعیتہ یوما واحدا افضل من عبادۃ العابد فی اھلہ مائۃ عام و خمسین عاما۔(۲۱)

عامل (قاضی) کا لوگوں میں ایک روز عدل کرنا عابد کی اپنے گھر میں ۱۵۰ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۳۔ حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمﷺ نے فرمایا:

اذا حکم الحاکم فاجتھد ثم اصاب فلہ اجران و اذا حکم فاجتھد ثم اخطا فلہ اجر۔(۲۲)

جب حاکم (قاضی) کسی مسئلہ میں درست اجتہاد کر کے فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو(۲۳) اجر ہوتے ہیں اور قاضی نے فیصلہ کیا اور اجتہاد میں غلطی ہوئی تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

۴۔ صحیح بخاری میں حضرت قیس بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرمﷺ نے فرمایا:

"لا حسد الا فی اثنتین، رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق او آخر اتاہ اللہ حکمۃ فھو یقضی بھا و یعلمھا۔(۲۴)

دو باتوں کے سوا اور کسی بات میں حسد کرنا جائز نہیں پہلی یہ بات کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور اچھی باتوں میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسری یہ بات کہ ایک شخص کو حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا:

☆ بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

"اذا جلس القاضی فی مکانه هبط علیه ملکان یسد دانه و یوفقانه و یرشدانه مالم یجر، فاذا جار عرجا و ترکاه"۔(۲۵)

جب قاضی اپنی نشست پر بیٹھتا ہے تو اس پر دو فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جو اس کو صحیح راستہ پر رکھتے ہیں اس کو حسن توفیق بخشتے رہتے ہیں اور اس کی راہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ ظلم و تعدی کا ارادہ نہ کرے۔ جونہی وہ ظلم و جور کی طرف مائل ہوتا ہے یہ دونوں فرشتے اسے چھوڑ کر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔

۶۔ سنن دارقطنی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین"۔(۲۶)

جسے منصب قضا سونپا گیا وہ ایسے ہی ہے جیسے چھری کے بغیر ذبح کیا گیا۔

۷۔ سنن ابی داؤد میں یہ حدیث حضرت ابن بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"القضاة ثلاثة واحد فی الجنة و اثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی به و رجل عرف الحق فجار فی حکم فهو فی النار و رجل قضی للناس علی جهل فهو فی النار"۔(۲۷)

قاضی تین طرح کے ہوں گے ان میں سے ایک جنت میں اور دو جہنم میں جائیں گے۔ وہ قاضی جنت میں جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ وہ قاضی جس نے حق کو پہچان کر غلط فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے علم کے بغیر فیصلہ کیا یہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں قاضی اور منصب قضاء کتنا اہم اور محترم ہے اور اس کی توہین کسی صورت میں جائز نہیں۔

توہین عدالت قرآن پاک کی روشنی میں

قرآن پاک کی جامعیت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

☆ بیع فاسد: جو بیع اصل کے اعتبار سے جائز ہو لیکن وصف کے اعتبار سے جائز نہ ہو☆

۱۔ ما فرطنا فی الکتاب من شئی۔(۲۸)

ہم نے کتاب میں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

۲۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔(۲۹)

ہر خشک اور تر چیز کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔

۳۔ کل صغیر وکبیر مستطر۔(۳۰)

ہر چھوٹی بڑی چیز اس میں لکھی ہوئی ہے۔

فقہاء کرام نے قرآن پاک کی اسی جامعیت کے پیش نظر مسائل کے استدلال واستخراج کے لیے درج ذیل چار بنیادی طریقے وضع کئے۔

(۱) عبارۃ النص۔

(۲) اشارۃ النص۔

(۳) دلالۃ النص۔

(۴) اقتضاء النص۔

انہی بنیادی طریقوں کے پیش نظر قرآن پاک میں چند ایسی آیات ملتی ہیں جن سے توہین عدالت کے متعلق استدلال کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد خداوی ہے:

ان طائفتٰن من المومنین اقتتلو افاصلحوا بینھما فان بغت احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ۔(۳۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر دو مسلمان گروہ آپس میں لڑائی جھگڑا کریں تو ان میں صلح کرا دی جائے اگر کوئی ایک فریق مصالحت کے بعد دوبارہ اس منصف کے فیصلہ مصالحت کو تسلیم نہیں کرتا اور اس فیصلے کی توہین کرتے ہوئے اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کو اس جرم کی سزا دی جائے کہ پھر اس سے جنگ کی جائے یہاں تک کہ وہ دوبارہ مصالحت پر آمادہ ہو جائے۔ مصالحت پر آمادگی کے بعد پھر ان میں عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرا دی جائے۔

اگر اہل ایمان سے دو گروہ آپس میں لڑائی کریں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان

☆اقرار: عاقل وبالغ کا غیر کا حق اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینا اقرار ہے☆

میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔

۲۔ دوسری آیت جس سے توہین عدالت کا استدلال لیا جا رہا ہے یہ ہے۔

فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما۔(۳۲)

پس قسم ہے تیرے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔

اس آیت کے نزول کے متعلق مجاہد کا قول ہے:

"قال مجاھد ھذہ الآیتہ من تقدم ذکرہ ممن اراد التحاکم الی الطاغوت و فیم نزلت"۔(۳۳)

مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس سے قبل بیان کردہ واقعہ سے متعلق ہے۔

علامہ قرطبی (م ۶۷۱ھ) نے اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا ہے۔

بشر نامی (منافق) ایک شخص کا ایک یہودی سے جھگڑا ہوا۔ یہودی نے کہا اس کا فیصلہ محمد ﷺ سے کرا لیں منافق نے نہیں بلکہ کعب بن اشرف (یہ یہودیوں کا سردار تھا) کے پاس چل، بالآخر دونوں حضور اکرم ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آگئے۔ آپ نے تحقیقات کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ جس پر بشر نے یہودی سے کہا اب حضرت عمرؓ کے پاس چلو اس کا خیال تھا کہ آپ کفار پر سخت ہیں اور اس کے کفر کی بنا پر میرے حق میں فیصلہ دیں گے بہر حال یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس چل پڑے حضرت عمرؓ سے یہودی نے یہ بتا دیا کہ اس سے قبل اس مقدمے کا فیصلہ آپ کے نبی ﷺ نے میرے حق میں کیا ہے اس یہودی کی یہ بات سن کر آپ نے فرمایا:

"رویدکما حتی اخرج الیکما فدخل و اخذ السیف ثم ضرب بہ المنافق حتی برد و قال ھکذا اقضی علی من لم یرض بقضاءِ اللہ و رسولہ و ھرب الیھودی"۔(۳۴)

ٹھہرو میں آتا ہوں آپ گھر سے تلوار لے کر آئے اور بشر کا کام تمام کیا اور

☆ بیع صرف: چاندی یا سونے کی بیع چاندی یا سونے کے بدلے میں ☆

کہا جو شخص اللہ اور اس کے رسول علیہ کے فیصلے پر راضی نہ ہو اس کا میں یہی فیصلہ کرتا ہوں اور یہودی یہ دیکھ کر بھاگ گیا۔

یہ دیکھ کر مقتول کے ورثاء نے حضرت عمرؓ کے خلاف حضور علیہ کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اس آیت مقدسہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے بشر کو اس لیے قتل کیا کہ اس نے عدالت نبوی کے فیصلے کو تسلیم نہ کرکے توہین کی مزید یہ کہ اس نے اعلیٰ عدالت کے فیصلے کو نہ مان کر ادنیٰ عدالت کی طرف رجوع کیا جو کہ اعلیٰ عدالت کی توہین کا باعث ہے۔

اگر چہ توہین عدالت وہ جرم نہیں جس میں تعزیری سزا میں مجرم کو قتل کر دیا جائے حضرت عمرؓ نے یہ قتل توہین عدالت کے علاوہ توہین رسالت کی بنا پر کیا لیکن اس واقعہ سے توہین عدالت کی سزا کا تصور ضرور ملتا ہے۔

۳۔ اسی طرح سورۃ احزاب میں ہے۔

ما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله و رسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم۔(۳۵)

کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو اپنے اس معاملے میں کوئی اختیار باقی رکھے۔

اس آیت کا شان نزول علامہ ابن کثیر (م۷۷۴ھ) نے یہ بیان فرمایا ہے۔

حضور علیہ نے خاندان بنی ہاشم کی ایک معزز خاتون حضرت زینب بنت جحشؓ کو اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ حضرت زینبؓ نے اس پیغام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت کریمہ لے کر حاضر ہوئے۔(۳۶)

اس آیت کے نزول کے بعد حضرت زینبؓ نے فوراً نکاح کیلئے رضامندی کا اظہار کر دیا۔

عصر حاضر کے مفسر مولانا امین احسن اصلاحی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

"اس آیت کی روشنی میں یہ قطعی اصول بیان فرما دیا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کریں تو اس میں کسی مومن یا مومنہ کے لیے کسی

☆ بیع تعاطی: بیع (ایجاب قبول کیے بغیر قیمت دے کر مبیعہ لے لینا) ☆

چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں۔''

اس آیت میں لفظ ''قضی'' قابل توجہ ہے جس کے علماء لغت نے یہ معانی بیان کئے ہیں موت، حکم دینا، پیدا کرنا پورا کرنا عمل کرنا اور فیصلہ کرنا۔

ان معانی میں ایک معنی فیصلہ کرنا ہے لہٰذا جب حضور اکرم ﷺ کسی مقدمہ یا معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو کسی مسلمان کو آپ کے فیصلے کے خلاف کوئی بات کرنے کا اختیار نہیں اگر کوئی ایسا کریگا تو وہ توہین عدالت کا مرتکب ہوگا۔

یہ تینوں آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلام میں توہین عدالت ایک قابل مواخذہ تعزیری جرم ہے۔

توہین عدالت اور احادیث نبویہ

آنحضرت ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں بطور قاضی سینکڑوں فیصلے صادر فرمائے جن کو فریقین مقدمہ نے من وعن نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان پر عمل بھی کیا۔ البتہ چند ایک ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں فریقین میں سے کسی ایک فریق نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا پھر آپ نے اسے توہین عدالت قرار دے کر اسے سزا دی یا اسے معاف کر دیا۔

سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں روایت ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ان کے والد سے حرہ کی نالیوں کے متعلق جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تھیں اور ان سے کھیتوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ انصاری نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ پانی کو بہنے دیجیے تو آپ نے اس سے انکار کیا پھر یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضور ﷺ کی عدالت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا۔

یا زبیر اسق زرعک ثم ارسل الماء الی جارک فقال الانصاری و ان کان ابن عمتک یارسول اللہ فغضب رسول اللہ ﷺ حتی احمر وجھہ ثم قال للزبیر اسق زرعک و احبس الماء حتی یبلغ الجدر ثم ارسلہ الی جارک۔ (۴۷)

اے زبیر پہلے تم اپنی کھیتی کو سیراب کرو پھر اپنے پڑوسی (انصاری) کے لیے

☆ **بیع بضربتہ القانص: شکار کا ایک یا دو مرتبہ جال پھینکنے کو فروخت کرنا۔ (ھدایہ)** ☆